112143 ـ ميت كے گھر قرآن خوانى كا اجتماع كرنا

سوال

كچھ علاقوں ميں ايك عادت پائى جاتى ہے كہ جب كوئى شخص فوت ہو جائے تو ميت كے گھر ميں لوگ بلند آواز سے قرآن مجيد كى تلاوت كرتے ہيں اور ٹيپ ريكارڈ پر بھى تلاوت لگائى جاتى ہے، اس عمل كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

بلاشك و شبہ يہ عمل بدعت ہے، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے دور ميں يہ عمل نہيں تھا، اور نہ ہى صحابہ كرام كے دور ميں پايا جاتا تھا.

قرآن مجيد كا پڑھنا اور تلاوت كرنا اس وقت غم كم كرتا ہے جب انسان خود خاموشى سے تلاوت كرے، نہ كہ جب وہ لاؤڈ سپيكر ميں بلند آواز سے جسے ہر انسان سنے حتى كہ جو كھيل رہے ہيں اور اپنے كاموں ميں مشغول ہوں، آپ ديكھيں گے كہ وہ ان آلات كو سن رہے ہيں، گويا كہ وہ اس قرآن كے ساتھ لہو ميں مشغول ہيں اور مذاق كر رہے ہيں.

پھر ميت كے گھر والوں كا تعزيت كے ليے آنے والوں كا استقبال كرنا بھى ايسے امور ميں شامل ہوتا ہے جو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے دور ميں معروف نہ تھا، حتى كہ بعض علماء تو اسے بھى بدعت قرار ديتے ہيں.

اس ليے ہمارى رائے ميں تو ميت كے اہل و عيال كو تعزيت وصول كرنے كے ليے جمع نہيں ہونا چاہيے، بلكہ وہ اپنے گھر كے دروازے بند كر ليں، اور جب انہيں كوئى بازار ميں ملے يا پھر ان كا كوئى جاننے والا بغير وعدہ اور تيار كردہ ملاقات كے ليے آئے اور اس سے بغير دروازہ كھولے تعزيت وصول كريں تو اس ميں كوئى حرج نہيں.

ليكن ان كا اكٹھے ہونا اور آنے والوں كے استقبال كے ليے دروازے كھلے ركھنا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے دور ميں معروف نہ تھا، اور جيسا كہ معروف ہے ماتم اور نوحہ كرنا كبيرہ گناہوں ميں شامل ہوتا ہے؛ كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے نوحہ كرنے اور نوحہ سننے والى پر لعنت فرمائى ہے:

" اگر نوحہ كرنے والى اپنى موت سے قبل توبہ نہ كرے تو وہ روز قيامت اس حال ميں اٹھےگى كہ اس كو گندھك كى قميص اور خارش زدہ درع پہنائى گئى ہو گى "

اللہ تعالى ہميں عافيت ميں ركھے.

اس لیے مسلمان بھائیوں کو میری نصیحت ہے کہ وہ اس طرح کی بدعات اور نئے ایجاد کردہ امور ترک کر دیں؛ کیونکہ اس کا ترک کرنا ہی ان کے لیے اللہ کے ہاں زیادہ بہتر ہے، اور پھر یہ میت کے لیے زیادہ بہتر ہے؛ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ میت کے گھر والوں کے رونے اور نوحہ کرنے کی بنا پر میت کو عذاب ہوتا ہے، یعنی وہ اس نوحہ اور رونے سے تکلیف اور اذیت محسوس کرتی ہے، اگرچہ فاعل کی سزا نہیں دی جاتی.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور کوئی بھی جان کسی دوسرے کا گناہ نہیں اٹھاتی الانعام (164).

عذاب یہ لازم نہیں کہ یہ سزا ہے، کیا آپ کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں ہے:

" سفر عذاب کا ایك ٹکڑا ہے "

حالانکہ سفر سزا نہیں ہے، بلکہ تکلیف و الم اور غم وغیرہ عذاب شمار کیا جاتا ہے، اور لوگوں کے کلمات اور قول میں یہ شامل ہے:

میرے ضمیر نے مجھے عذاب میں ڈال رکھا ہے.

یہ اس وقت کہتے ہیں جب اسے غم اور شدید قسم کی پریشانی لاحق ہو.

حاصل یہ ہوا کہ:

میں اپنے بھائیوں کو نصیحت کرتا ہوں اس طرح کی عادات تو انہیں اللہ کے نزدیك کرنے کی بجائے اور دور ہی کرینگی، اور ان کی موت کے ساتھ عذاب زیادہ ہو گا " انتہی

فضیلۃ الشیخ محمد بن عثیمین .